Digitized By Khilafat Library Rabwah

112

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۵ ماہ اخاء ۱۳۲۴ہش ۔ ۲۷ شوال ۱۳۶۴ھ | ۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے دانت اور کان اور اس کے ارد گرد جو شدید درد تھی اس میں کل دوپہر سے کمی ہے۔ رات کے پچھلے حصہ میں نیند بھی آگئی۔ آج دوپہر کے وقت تیز درد کا دورہ ہونے لگا تھا۔ مگر خدا کے فضل سے رک گیا۔ اور اس وقت تک طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ کل رات کی گاڑی سے جناب ڈاکٹر عبد الحق صاحب لاہور سے تشریف لائے اور رات کے بارہ بجے حضور کے دانتوں کا معائنہ کیا۔ اور دوائی لگائی۔ دو دانتوں کے نکلوائے جانے کا مشورہ دیا۔ اور آج صبح کی گاڑی سے تشریف لے گئے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے اسہال کی شکایت ابھی ہے احباب دعائے صحت کریں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی بندش پیشاب کی تکلیف دور نہیں ہوئی۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔ لجنہ اماء اللہ محلہ دار الفضل حلقہ ۲ نے کچھ رقم سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے صدقہ دینے کے لئے سیکرٹری صاحب دار الشیوخ

نامہ الفضل قادیان ۔ ۲۷ شوال ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نہایت اہم تقریر

قرآن کریم پڑھنے کے لئے قادیان آنے والوں کی ذمہ واریاں

(مرتبہ۔ عبد الرحیم صاحب)

ہر احمدی کو قرآن کریم پڑھنا چاہیئے۔ اور جو پڑھنا نہیں جانتے۔ ان کو سنا کر قرآن کریم سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور یہ

ہمارا اولین فرض

ہے۔ اگر ہم یہ ارادہ کرلیں۔ کہ سو فیصدی افراد کو قرآن شریف کا ترجمہ سمجھا دینگے۔ اور اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں۔ تو پھر ہماری فتح میں کوئی شک ہی نہیں۔ اور ہماری روحانی حالت میں ایک عظیم الشان تغیر آجائے گا۔ تم یہ کہہ سکتے ہو۔ کہ دوسرے مسلمانوں میں بعض لوگ قرآن شریف جانتے ہیں۔ مگر ان کے حالات بھی خراب ہیں۔ پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس کو جاننے کی کوشش کرینگے۔ ان کی یہ حالت نہ ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو لفظوں کا جاننا اور حکمت کا جاننا دو مختلف اشیاء ہیں۔ دوسرے میں کہتا ہوں۔ کہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا یہ واقعہ ہے یا نہیں۔ کہ جب ملک میں طاعون یا ہیضہ نہیں ہوتا۔ تو اس ملک کا کمزور سے کمزور انسان بھی طاعون اور ہیضہ سے محفوظ ہوتا ہے۔ اور جب ملک میں طاعون اور ہیضہ ہوتا ہے۔ تو پھر طاقتور سے طاقتور انسان بھی طاعون اور ہیضہ سے محفوظ نہیں ہوتا۔ اسی طرح جس قوم میں جاہل

ان بکثرت موجود ہوتے ہیں۔ وہاں عالموں کا ایمان بھی خطرہ میں ہوتا ہے۔ اور جس قوم میں علم اچھی طرح پھیلا دیا جاتا ہے۔ اور جہالت کو دور کر دیا جاتا ہے۔ اس میں عالموں کے ایمان کی مضبوطی کے ساتھ

جاہلوں کا ایمان

بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کچھ لوگ غیروں میں بھی قرآن شریف جاننے والے موجود ہیں۔ لیکن اول تو ان کا علم محض لفظی ہے۔ دوسرے یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ ان کے دائیں بائیں کون کھڑے ہیں۔ ان کے دائیں بائیں کثرت سے جاہل اور خدا سے دور لوگ کھڑے ہیں۔ جو ان کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ پس

چند لفظی طور پر قرآن پڑھے ہوئے

کہاں اپنے آپ کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ قوم کو ہماری جماعت میں بے شک حقیقی طور پر قرآن جاننے والے لوگ موجود ہیں۔ لیکن ان کی تعداد اس قدر کم ہے۔ کہ وہ بھی اپنی جماعت کو پورا فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ وہ نسبتی طور پر اتنے تھوڑے ہیں۔ کہ ان کے نور پر جہالت کی ظلمت کے چھا جانے کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے پس

ہمارا فرض

ہے۔ کہ عوام احمدیوں تک بھی قرآن شریف پہنچائیں۔ ان تک قرآن شریف پہنچانا نہ صرف ان کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ اس میں اپنی بھی حفاظت ہے۔ احمق ہے وہ انسان جس کے گاؤں میں ہیضہ آجائے۔ اور وہ کہے کہ میرے گاؤں میں صرف ایک انسان کو ہیضہ ہوا ہے۔ اگر وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس گاؤں میں ایک آدمی کو ہیضہ ہوا ہے۔ تو یقیناً اس کا بیٹا بھی ہیضہ سے محفوظ نہیں۔ لیکن اگر اس کے گاؤں کے پرلے کنارے پر ہیضہ کی ایک واردات ہوتی ہے۔ اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرے اپنے بیٹے کو ہیضہ ہوا ہے۔ تو نہ صرف وہ بلکہ اس کا گاؤں بھی ہیضے سے بچ جائے گا۔ اسی طرح اگر قوم کے تمام افراد روحانی عالم نہیں تو اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے گاؤں میں ہیضہ آگیا۔ اور جب ہیضہ آگیا تو کوئی نوجوان بھی اس سے محفوظ نہیں۔ اگر اس قوم میں سے کلی طور پر جہالت نکال دیں۔ اور جہالت کا مرض دور کر دیں۔ اور اگر اپنے تمام افراد کو کلی طور پر اسلامی علوم سے آشنا کر دیں تو پھر گویا ہم نے ہیضے کو کلی طور پر اپنی قوم میں سے نکال دیا۔ اور اس صورت میں صرف مضبوط انسان ہی نہیں بلکہ کمزور ایمان والے انسان کو بھی روحانی ہیضہ نہیں ہو سکتا۔ پس آپ لوگ بھی

جو یہاں پڑھنے کے لئے آئے

ہیں۔ آپ کا یہ کام نہیں کہ یہاں سے پڑھ کر جائیں۔ اور علم کو اپنے تک ہی محدود رکھیں بلکہ آپ کا کام یہ ہے۔ کہ جو کچھ پڑھ کر جائیں لوگوں کو جا کر سنائیں۔ ہر شخص جو تم میں سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کر کے جائے گا۔ وہ یہ ذمہ واری لے کر جائے گا۔ کہ دوسروں کو بھی علم پڑھائیگا اگر وہ واپس جا کر اپنے علاقے کے ہر فرد کو قرآن نہیں سکھائیگا۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے سامنے مجرم کی حیثیت میں پیش ہوگا۔

جب تک یہ

تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ

پیدا نہیں ہوا تھا۔ تم مجرم نہیں تھے۔ مگر اب جبکہ وہ موقعہ پیدا ہوگیا ہے۔ اگر تم نے سستی سے کام لیا۔ اور جو کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کو پورا نہ کیا۔ تو تم خدا تعالےٰ کے سامنے مجرم کی صورت میں پیش ہو گے۔

شائد تم میں سے بعض یہ کہیں۔ کہ پھر تو علم قرآن کا حاصل کرنا بجائے فائدہ کے وبال جان ہوگیا۔ یہ تو ہم سے غلطی ہوئی کہ ہم یہاں آگئے۔ اگر تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ تو یہ صرف ایک بے حقیقت وہم ہو گا۔ دیکھو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جہاد کا موقعہ

آیا۔ بہت سے لوگ اس میں شامل ہوئے۔ اور کچھ نہ ہوئے۔ اب ظاہر ہے کہ جنگ میں نہ جانیوالا شخص اس بات کا مجرم نہیں تھا۔ کہ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کی حفاظت کیوں نہیں کی۔ بلکہ وہ مجرم تھا اس بات کا کہ وہ جہاد میں کیوں نہیں گیا۔ لیکن ایسے لوگ جو جہاد میں تو شامل ہوئے۔ لیکن انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کی حفاظت نہیں کی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور اس وقت جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ ہوا۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کی حفاظت کی خاطر اپنی جان قربان نہیں کی۔ وہ ضرور مجرم ہوئے اس بات کے کہ انہوں نے اپنے فرائض کو صحیح طور پر انجام نہیں دیا۔ مجرم دونوں ہوئے۔ لیکن دونوں کی جرم کی نوعیت مختلف تھی۔ جو جہاد میں شامل نہ ہوئے ان کے جرم کی نوعیت اور تھی اور بعض منافق جو صحابہؓ سے مل کر جہاد میں شامل تو ہو جاتے تھے مگر ان کی غرض اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت نہ ہوتی تھی ان کے جرم کی نوعیت اور تھی۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیوں مجرم ہو گئے وہ تو میدانِ جنگ میں گئے تھے۔ کیونکہ جرم کی نوعیت مقامات کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے۔ ہر مقام سے جب انسان ترقی کرتا ہے۔ تو اس کے اس مقام کے بدلنے کے ساتھ ہی اس کی ذمہ داریوں کی نوعیت بھی بدل جاتی ہے۔ اور ان کے ادا نہ کرنے کی صورت میں اس کے جرموں کی نوعیت بھی بدل جاتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک انسان جب پہلی سیڑھی پر ہوتا ہے۔ تو اس کا پہلی سیڑھی سے گرنے کا امکان ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ پہلی سیڑھی سے دوسری سیڑھی پر چڑھ جائے۔ تو اس کے لئے دوسری سیڑھی سے گرنے کا امکان تو ہوتا ہے۔ لیکن پہلی سیڑھی سے نیچے گرنے کا امکان نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ پہلی سیڑھی پر نہیں ہے۔ لیکن جب وہ تیسری سیڑھی پر چڑھ جائے تو دوسری سیڑھی سے گرنے کا امکان نہیں رہتا۔ ایک شخص ایک مقام پر کھڑا ہے۔ اس سے کچھ گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ ایک اور شخص ہے۔ جو اس سے اوپر کے مقام پر کھڑا ہے اس سے اور قسم کی غلطیاں تو سرزد ہو سکتی ہیں۔ لیکن وہ غلطیاں سرزد نہیں ہو سکتیں۔ جو نچلے مقام والے انسان سے ہوئیں۔ اسی طرح ایک تیسرا شخص ہے۔ جو دوسرے شخص سے زیادہ اونچے مقام پر ہے۔ اس سے غلطیاں تو سرزد ہو سکتی ہیں۔ لیکن وہ نہیں جو اس سے نیچے مقام والے انسان سے سرزد ہو سکتی ہیں۔

جرائم تو سب سے ہی ہونگے۔ لیکن

جرائم کی نوعیت ہر مقام پر بدل جائیگی

جو سب سے اوپر کے درجہ پر ہوگا۔ اس کے جرائم کی نوعیت اور ہوگی۔ اور جو اس سے نچلے درجہ پر ہوگا۔ اس کے جرائم کی نوعیت اور ہوگی۔ اور جو سب سے نچلے درجہ پر ہوگا۔ اس کے جرائم کی نوعیت اور ہوگی۔ جو لوگ پڑھنے کے لئے نہیں آتے۔ وہ مجرم ہیں۔ اس بات کے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کو موقع دیا۔ کہ وہ روحانی آنکھیں پیدا کریں۔ لیکن انہوں نے پیدا نہ کیں۔ اور اندھے رہے۔ اور تم میں سے جو آنکھیں پیدا کر لینگے۔ لیکن اس کے ذریعہ اندھوں کو راستہ نہیں دکھلائینگے۔ تو وہ مجرم ہونگے اس بات کے کہ انہوں نے اندھوں کو پکڑ کر منزل مقصود تک کیوں نہ پہنچایا۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ کسی صورت میں بھی تم ذمہ داری سے بچ سکتے تھے۔ تم ذمہ داری سے نہیں بچ سکتے تھے۔ صرف تمہاری ذمہ داری کی نوعیت بدل سکتی تھی۔ اگر تم قرآن کریم پڑھنے نہ آتے تو تم پر یہ الزام قائم ہوتا کہ ان کو روحانی آنکھیں حاصل کرنے کا موقعہ مل سکتا تھا مگر یہ اندھے رہے۔ اور اب اگر قرآن کریم پڑھ کر دوسروں کو نہ سکھاؤ گے تو یہ الزام ہوگا کہ ان کو آنکھیں ملی تھیں پھر انہوں نے اندھوں کو کیوں راستہ نہ دکھلایا۔ تو آپ کا صرف یہ کام نہیں کہ جب قرآن شریف پڑھ کر جائیں۔ تو اسے اپنے تک ہی محدود رکھیں بلکہ آپ کا یہ بھی کام ہے۔ کہ اپنے وطن واپس جاکر اپنی جماعتوں کو قرآن شریف پڑھائیں۔ جب میں کہتا ہوں۔ کہ قرآن شریف پڑھائیں تو زیادہ منشا میرا یہی ہوتا ہے کہ دوسروں کو قرآن شریف سنائیں۔ کیونکہ ہمارے ملک کے اکثر لوگ پڑھے ہوئے نہیں۔

دوسرا فرض آپ کا یہ ہے۔ کہ چونکہ آپ سارا قرآن شریف ان دنوں میں نہیں پڑھ سکینگے۔ اور ساری صرف ونحو بھی نہیں پڑھ سکینگے۔ بلکہ اس کے موٹے موٹے مسائل بھی شاید اس دفعہ ختم نہ کر سکینگے۔ اس لئے آپ آج ہی سے دل میں پکا عہد کریں کہ اگلے سال آکر

اپنی تعلیم مکمل کرنے کی کوشش

کرینگے۔ آدھی تعلیم حاصل کرنے سے آپ کی ذمہ داری ایک نئی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ایک شخص جو کسی کے گھر میں کرائے پر رہتا ہے۔ اگر وہ اس مکان کو خراب کرتا ہے۔ اس کو ضائع کرتا ہے۔ تو اس کو محلے والے بھی اور مالک مکان بھی برا کہتے ہیں۔ لیکن ایک اور شخص جو ایک مکان کی دیواریں بنا کر چھوڑ دیتا ہے۔ اور مکان کی تکمیل نہیں کرتا اس کی وفات کے بعد اس کے محلہ والے ہی اسے برا نہیں کہتے اس کی اولاد بھی اسے برا کہتی ہے۔ کہ ہمارے باپ نے یونہی روپیہ ضائع کرا دیا۔ اگر وہ یہاں روپیہ نہ لگاتا۔ تو کسی اور جگہ کام آجاتا۔ اور ہمسائے کہتے ہیں۔ اس کی اینٹیں گرتی ہیں۔ بیچارے راہ گیروں کے سروں پر لگتی ہیں۔ ان کے سر پھوٹ جاتے ہیں۔ یا لوگوں کو ٹھوکریں لگتی ہیں۔ اگر مکان بنانا تھا۔ تو مکمل بناتا۔ نہیں تو نہ بناتا۔ اب آپ لوگ بھی سوچیں کہ آپ لوگ

سارا قرآن شریف ختم

کر کے نہیں جا سکتے اس لئے آپ بھی علم دین کے مکان کی دیواریں کھڑی کر کے جا رہے ہیں۔ نہ چھت پڑیگی نہ دروازے لگیں گے نہ پلستر ہوگا۔ پس آپ کو یہ وعدہ کر لینا چاہئے اور فیصلہ کر لینا چاہئے۔ کہ اب ہم اپنی ساری توجہ اس طرف لگا دینگے۔ اور اس سارے علم کو حاصل کرکے چھوڑینگے اور آپ کو یہ فیصلہ کر لینا چاہئے۔ کہ

اگلے سال پھر انشاء اللہ آئینگے

اور اپنے علم کی تکمیل کرینگے۔ یہاں تک کہ سارا علم آجائے۔

دوسرے آپ میں سے جسے خدا تعالیٰ اگلے سال آنے کی پھر توفیق دے وہ دو تین اور کو تحریک کر کے ضرور اپنے ساتھ لائے۔ تا علم حاصل کر کے واپس اپنے وطنوں میں جاکر پڑھانے والوں کی تعداد بڑھتی چلی جا[ئے]۔ ہماری جماعت اب اتنی ہے۔ کہ ہزار ہا [illegible] اس کیلئے کافی نہیں ہو سکتے۔ اب ۸۰۔ ۹۰۔ کا تو سوال ہی نہیں۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہزار ہا ایسے مبلغ پیدا کریں جنہوں نے قرآن شریف پڑھا ہوا ہو۔ تا وہ اپنے اپنے وطن واپس جاکر لوگوں کو قرآن شریف پڑھائیں۔ یہی چیز تھی جسکی وجہ سے مجھے خواہش تھی۔ کہ میں آپ لوگوں میں آکر تقریر کروں۔ اور آپکو آپکی ذمہ داریوں کیطرف توجہ دلاؤں۔

ماہِ دسمبر میں منعقد ہونیوالا جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال ہمارے سالانہ جلسہ کا انعقاد حسب دستور ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ ر فتح ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ ر دسمبر ۱۹۴۵ء بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ ہونا قرار پایا ہے۔ احباب ابھی سے اپنے غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو شمولیت کیلئے تیار کریں۔ مفصل پروگرام پھر شائع کیا جائیگا۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب فلسطین میں

لنڈن ۴ر اکتوبر فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب آجکل فلسطین کا دورہ کر رہے ہیں۔ تاکہ عربوں اور یہودیوں میں باہم سمجھوتہ کرا سکیں۔ آنریبل چوہدری صاحب موصوف نے ایک بیان میں فرمایا۔ کہ میں نے لنڈن میں بڑے بڑے یہودی لیڈروں کے کہنے پر فلسطین کا دورہ کیا ہے۔ آپ فلسطین آنے پر یہودی لیڈروں سے مل چکے ہیں۔ اور جلد ہی عرب لیگ کے عمائدین سے ملنے والے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس نہایت اہم مسئلہ کو حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مہتمم خدمتِ خلق

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبۂ خدمتِ خلق کا انتظام سالِ رواں میں چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کے سپرد تھا۔ ابھی امریکہ کیلئے روانگی پر صدرِ محترم نے مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو مہتمم خدمتِ خلق مقرر فرمایا ہے۔ مجالس ماتحت مجلس عاملہ مرکزیہ میں اس تبدیلی کو نوٹ کرلیں۔ اور آئندہ شعبہ خدمتِ خلق سے متعلق امور کے لئے استصواب موجودہ مہتمم سے کریں۔ خاکسار ملک عطاء الرحمٰن معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah
113

احادیث ظہور امام مہدی اور مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی

تحریک "جماعت اسلامی" پر ایک نظر

مولانا مودودی کا بیان

جناب مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اپنے رسالہ ترجمان القرآن بابت ماہ مارچ تا جون ۱۹۴۵ء کے صفحہ ۲۲۶ میں ایک سائل کے سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ظہور مہدی کے متعلق جو روایات ہیں۔ ان کے متعلق ناقدین حدیث نے اس قدر سخت تنقید کی ہے۔ کہ ایک گروہ سرے سے اس بات کا قائل ہی نہیں رہا ہے۔ کہ امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ اسماء الرجال کی تنقید سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان احادیث کے اکثر رواۃ شیعہ ہیں۔ تاریخ سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر گروہ نے سیاسی و مذہبی اغراض کے لئے ان احادیث کو استعمال کیا ہے۔ اور اپنے کسی آدمی پر ان کی مندرجہ علامات کو چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان وجوہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ نفس ظہور مہدی کی خبر کی حد تک تو یہ روایات صحیح ہیں۔ لیکن تفصیلی علامات کا بیشتر بیان غالباً وضعی ہے۔ اور اہل غرض نے شاید بعد میں ان چیزوں کا اصل ارشاد نبوی پر اضافہ کیا ہے۔"

مولانا مودودی صاحب نے اپنے اس جواب میں چار باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ اول یہ کہ ظہور مہدی کی روایات پر ناقدین حدیث نے اس قدر سخت تنقید ہے۔ کہ ایک گروہ اس امر کا قائل ہی نہیں رہا۔ کہ امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ دوم یہ کہ اسماء الرجال کی تنقید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان احادیث کے اکثر راوی شیعہ ہیں۔ سوم یہ کہ تاریخ سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر گروہ نے سیاسی و مذہبی اغراض کے لئے ان احادیث کو استعمال کیا ہے اور اپنے کسی آدمی پر ان کی مندرجہ علامات کو چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ چہارم یہ کہ علامات کا بیشتر بیان غالباً وضعی ہے۔

مگر ان چاروں باتوں میں سے کسی ایک کا تو ذکر ہی کیا چاروں ملکر بھی اس درجہ کو نہیں پہنچتیں۔ کہ ظہور مہدی کے انکار کی کوئی وجہ قرار پا سکتیں۔ چنانچہ خود مولانا موصوف بھی ان باتوں کو ظہور مہدی کی خبروں سے انکار کی کوئی وجہ نہیں سمجھے۔ بلکہ آپ نے صاف الفاظ میں تسلیم فرما لیا ہے۔ کہ "نفس ظہور مہدی کی خبر کی حد تک تو یہ (روایات جن میں آمد مہدی کی خبر دی گئی ہے) صحیح ہیں۔" البتہ آنجناب کو تفصیلی علامات کے صحیح ہونے میں کلام ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ "تفصیلی علامات کا بیشتر بیان غالباً وضعی ہے۔ اور اہل غرض نے شائد بعد میں ان چیزوں کا اصل ارشاد نبوی پر اضافہ کیا ہے۔"

علامات کے متعلق اختلاف

اس میں کچھ شبہ نہیں۔ کہ تفصیلی علامات کا بیشتر بیان شائد نہیں۔ بلکہ یقیناً اہل غرض کا ارشاد نبوی پر بعد میں ایزاد کیا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علامات کے متعلق اختلاف روایات کا ایک ایسا طومار عظیم جمع ہو گیا ہے جو نہ تو کسی کے دور کئے دور ہو سکتا ہے۔ اور نہ وہ سب متناقض و متعارض علامات کسی ایک شخص میں جمع ہو سکتی ہیں۔ مگر علامات مہدی کا بعد میں اصل ارشاد نبوی پر اضافہ کیا جانا کوئی ایسا امر ہرگز نہیں۔ جس سے اصل حقیقت ایسی مخفی ہو جائے۔ کہ باوجود کوشش کے رونما ہی نہ ہو سکے۔

مہدی کے ظہور کی خبر

علامات مہدی کے اس انبار میں سے جو چند مختلف گروہوں نے اپنے موافق اور دوسرے گروہوں کے مخالف جمع کر دیا ہے۔ یہ امر تو یقینی طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہدی کے ظہور کی خبر ضرور دی ہے۔ ورنہ وہ کئی گروہ جو ایک دوسرے کے مخالف تھے۔ خبر ظہور مہدی پر متفق ہی کہاں ہو سکتے تھے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہور امام مہدی کی خبر دی ہی نہ ہوتی۔ تو ایک گروہ کے اپنے میں سے کسی شخص پر چسپاں ہونے والی علامات کو امام مہدی کی علامات قرار دینے پر دوسرا گروہ بلا تامل پکار اٹھتا۔ کہ حضورؐ نے کسی مہدی کے ظہور کی خبر ہی کہاں دی ہے۔ جو اس کی علامات بیان کی جا رہی ہیں۔ لیکن کسی گروہ نے بھی ظہور مہدی کی خبر سے انکار کر دینے کی جرأت قطعاً نہیں کی۔ ہاں علامات مہدی بے شک وہ بیان کی ہیں۔ جو اس کے کسی پسندیدہ شخص پر چسپاں ہوتی تھیں۔ تا وہ مہدی تسلیم کر لیا جائے۔ اور کئی مختلف گروہوں کا یہ طرز عمل کہ ظہور امام مہدی کی خبروں سے تو انکار نہ کرنا مگر اس کی علامات اپنے اپنے مطلب کے موافق بیان کرنا ایک حق پسند طالب تحقیق کو آسانی سے اس نتیجہ تک پہنچا دیتا ہے۔ کہ ظہور امام مہدی کی خبر یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی۔ اور صاحب اغراض گروہوں نے اسی مستحکم بنیاد پر اپنے اپنے مقاصد و اغراض کے مطابق مختلف علامات کی عمارت تیار کرنی چاہی ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمودہ علامات

پھر جس طرح روایات مختلفہ و متعارضہ کے اس انبار عظیم سے ہم یہ حقیقت پا سکتے ہیں کہ نفس ظہور مہدی کی خبر صحیح ہے۔ اسی طرح تفصیلی علامات کے بیان سے ہم یہ حقیقت بھی معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ ان میں سے کونسی سچی اور کونسی وضعی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ تفصیلی علامات کا سارا بیان وضعی نہیں ہو سکتا کیونکہ جب یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ ظہور مہدی کی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یقیناً دی ہے۔ تو یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ حضور نے اس کی کچھ علامتیں بھی ضرور بیان فرمائی ہونگی۔ اور جناب مولوی ابوالاعلیٰ صاحب نے بھی تفصیلی علامات کے کل بیان کو وضعی قرار نہیں دیا۔ بلکہ "بیشتر بیان" وضعی قرار دیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کچھ حصۂ بیان آپ کے نزدیک بھی وضعی نہیں بلکہ واقعی ہے

واقعی حصۂ بیان

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ وہ واقعی حصۂ بیان کونسا ہے؟ سو یہ واقعی حصہ بیان معلوم کرنے کے لئے اس امر پر دوبارہ غور کر لینے کی ضرورت ہے۔ کہ علامات مہدی کے متعلق تفصیلی بیانات ان چند گروہوں کی طرف سے ہیں جو اپنے اپنے سیاسی و مذہبی اغراض و مقاصد کے مطابق اپنے گروہ میں سے کسی کے مہدی تسلیم کر لئے جانے کے آرزومند تھے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے گروہوں میں سے کسی گروہ کے بیانات بھی قابل التفات نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہ سب قطعاً نظر انداز کر دینے کے لائق ہیں۔ مگر وہ حصہ بیانات جو ان گروہوں میں سے کسی گروہ کے بھی سیاسی و مذہبی اغراض و مقاصد سے کچھ تعلق نہ رکھتا ہو اور اس میں باتیں بھی وہ بیان کی گئی ہوں۔ جن کا پورا کر لینا کسی گروہ کے اختیار میں نہ ہو نہ اس زمانہ میں نہ اس کے بعد کسی اور زمانے میں۔ وہ حصہ بیان نہ تو عقلاً نظر انداز کر دینے کے قابل ہے۔ اور نہ ہونا چاہیئے اور وہی حصہ ایسا ہو سکتا ہے۔ جو واقعی حصہ سمجھا جا سکے۔

چند روایات

ہم جناب مولوی ابوالاعلیٰ صاحب کے سامنے اس حصہ میں سے چند روایتیں پیش کرتے ہیں۔ جن کا تعلق کسی گروہ یا فرقہ سے نہیں ہو سکتا۔ اور نہ وہ کسی خاص گروہ یا فرقہ کے سیاسی و مذہبی اغراض سے وابستہ سمجھی جا سکتی ہیں۔ اس لئے ان کے متعلق یہ قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ اہل غرض نے اپنے کسی مقصد سے وضع کر لی ہوں۔

لا مہدی الا عیسےٰ

ان میں سے ایک حدیث لا مہدی الا عیسےٰ ہے۔ جو ظاہر کر رہی ہے۔ کہ مہدی و عیسےٰ علیحدہ علیحدہ دو شخصوں کے نام نہیں۔ بلکہ ایک ہی شخص کے دو لقب ہیں۔ یہ حدیث ابن ماجہ میں جو صحاح ستہ میں داخل ہے۔ آئی ہے۔ اگرچہ ناقدین حدیث نے ظہور امام مہدی کی اور حدیثوں کی طرح اس پر بھی جرح کی ہے۔ لیکن ایک تو جناب مودودی صاحب نے ناقدین کی تنقید کے باوجود ظہور مہدی کی اور حدیثوں سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ نفس ظہور مہدی کی خبر کی حد تک مہدی کے ظہور کی حدیثیں صحیح ہیں۔ یعنی مہدی کے ظہور کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرور پیشگوئی فرمائی ہے۔ دوسرے اس حدیث پر اہل غرض کے وضع کرنے کا احتمال نہیں ہو سکتا۔ اور تیسرے اس حدیث کے مصداق ہونے کا دعوےٰ بھی اس زمانہ میں کیا گیا ہے۔ اس لئے مولانا موصوف سے اس پر خالی الذہن ہو کر غور و خوض کی امید بے محل نہیں ؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن

اسی طرح بعض روایات میں ظہور مہدی کی ایسی علامات بیان کی گئی ہیں جن کو ظاہر کرنے کے لئے انسانی ہاتھوں کا دخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان روایات کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کسی خاص گروہ نے اپنے مقاصد کے پیش نظر وضع کر لی ہیں۔ مثلاً ایک وہ روایت ہے۔ جس میں ظہور مہدی کی دو نشانیاں یہ بتائی گئی ہیں۔ کہ ماہ رمضان کی مقررہ تاریخوں میں چاند اور سورج کا گرہن ہوگا۔ اور یہ ایسا نشان ہے جو کبھی کسی مدعی کے لئے ظاہر نہیں ہوا۔ یہ روایت دار قطنی میں ہے۔ اور ائمہ سادات میں سے حضرت امام محمد باقر نے بیان فرمائی ہے۔ اور یہ علامت ایسی نہیں ہے۔ کہ کوئی انسان آپ خود ظاہر کر کے اپنی ذات پر چسپاں کر سکے۔ کیونکہ چاند اور سورج کو گرہن لگانا کسی انسان کے اختیار میں نہیں۔ مہدی موعود کے نام یا ان کے باپ کے نام یا مولد یا جائے ظہور وغیرہ علامات کے متعلق تو یہ خیال ہو سکتا ہے۔ کہ یہ اہل غرض کے گروہوں نے اپنے مناسب حال خود وضع کر لی ہیں۔ لیکن چاند اور سورج کے گرہن کی علامت تو ایک ایسی علامت ہے جس کے وقوع میں لانے کے لئے کسی کی کوشش کا ہاتھ ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ مہدویت کا دعویٰ کر دینا تو بے شک اختیاری امر ہے لیکن اس دعویٰ کی تصدیق کے لئے چاند اور سورج کے گرہن کو وقوع میں لانا قطعاً غیر اختیاری ہے۔

چند اور امور

اس طرح چند اور روایات ہیں جن میں ظہور مہدی کے لئے زمین و آسمان میں بعض بڑے بڑے اہم واقعات ظاہر ہونے کی علامات بیان کی گئی ہیں۔ اور وہ بھی ایسی نہیں۔ جن کا ظہور میں لانا کسی کے اختیار میں ہو۔ مثلاً نصاریٰ کی حکومت کا غلبہ۔ مسلمانوں کا علمی۔ عملی اور سیاسی انحطاط علماء کی خراب حالت اور قرآن مجید کی تبلیغ و اشاعت سے لاپروائی۔ مشرق سے ایک آگ کا ظہور اور دمدار ستارے کا نمودار ہونا وغیرہ۔ پس اگر یہ پوری ہو جائیں تو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ یہ مصفّی غیب کے چشمہ سے نکلی ہوئی ہیں۔ وضعی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ اور اگر ان کے وقوع میں آنے کے وقت کوئی مدعی مہدویت بھی موجود ہو تو اس کی صداقت میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

ہم ان روایات کے متعلق جناب مولانا ابو الاعلیٰ صاحب مودودی سے یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ جب یہ سب اور ان کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے نشانات جو روایات میں بیان ہوئے ہیں۔ ہمارے اس زمانہ میں پورے ہو چکے ہیں۔ اور ان کے پورے ہونے کے وقت ایک دعوے دار مہدیت (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی موجود ہیں۔ تو ان علامات اور اس مدعی کے صادق اور منجانب اللہ ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے؟

خاکسار علی محمد اجمیری

ہر قسم کا چندہ ۲۰ بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے

جیسا کہ بارہا اعلان کیا جا چکا ہے۔ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر قسم کا چندہ باقاعدہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچتا رہے۔ ورنہ مرکز کے کاموں میں ہرج کا اندیشہ ہے۔ مگر افسوس کہ بعض احباب سستی کرتے ہیں اور نقد وصول شدہ رقوم اسلئے رکھ چھوڑتے ہیں کہ زائد فراہم ہونے پر اکٹھی روانہ کر دی جائینگی۔ مندرجہ ذیل شہری جماعتوں کی طرف سے ماہ ستمبر ۱۹۴۵ء کا چندہ ابھی تک وصول نہیں ہوا۔ ان کو چاہیئے کہ ماہ ستمبر ۴۵ء کا چندہ فوراً ارسال فرمائیں اور آئندہ کے لئے ایسا انتظام کریں کہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک وصول شدہ رقم مرکز میں پہنچ جایا کرے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ ہر قسم کے چندہ کی رقم مع اس کی تفصیل کے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنی چاہیئے

ننگل خورد۔ قادر آباد۔ ترکھانا نوالی۔ دولت پور۔ پٹھانکوٹ۔ ڈسکہ۔ نارووال۔ ننکانہ صاحب۔ حافظ آباد۔ لائلپور۔ شاہ پور صدر۔ ملکوال گجرات۔ پنڈ دادنخان۔ چکوال۔ ما چک امرال۔ جام پور۔ ایبٹ آباد۔ پشاور۔ مردان۔ مالاکنڈ۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ ٹانک۔ ونک۔ اوچ۔ عارف والا۔ فیروز پور چھاؤنی۔ فرید کوٹ۔ کوٹ کپورہ۔ فاضلکا مغلم۔ جالندھر چھاؤنی۔ ملب گڑھ۔ محمود پور۔ جموں۔ بادہ مولا۔ نسیم آباد۔ مرزا غلام میرپور خاص۔ محمود آباد سٹیٹ۔ محمد نگر (سندھ) نصرت آباد اسٹیٹ۔ مراد آباد۔ رام پور۔ بریلی۔ شاہجہانپور۔ رانچی۔ مظفر پور۔ خان پور ملکی۔ کٹک پوری۔ خوردہ۔ بھوپال۔ دنکورلہ۔ احمد آباد ممبئی۔ عثمان آباد۔ یادگیر۔ (ناظر بیت المال)

شکستِ رنگ

امیرِ قوم باہر کس بجنگ است — کہ از بے مائگی مسکیں بہ تنگ است
نہ از رؤیا و الہامش نصیبے — نہ از قربِ خدا چیزے بچنگ است
نہ در کوئے معارف ہیچ راہے — کہ پائے او دریں مضمار لنگ است
بہ ہفت اقلیم شد آوازہ ہا! — نگاپوئے حریفاں تا فرنگ است

امیرِ ملّتِ پیغامیاں را — پیامِ زندگی پیغامِ جنگ است
ظہورِ مصلحِ موعود نزدش — برائے شیشۂ امید سنگ است
دریں مبحث بباید خویشتن را — زبوں صیدے کہ در کامِ نہنگ است
نہ پائے رفتنش نے جائے ماندن — تو گفتی خیرہ و مدہوش و دنگ است
گہے الہام را وہمے شمارد — گہے گوید کہ مکر و ریو و رنگ است
امامِ صادقاں را گفت کاذب — بہ بد گفتن زبانش بے درنگ است

زِ نیکو محضری تا زشت خوئی — تفاوت ہا ز نر مرم تا بہ گنگ است
طبیعت را مدا و اے نباشد — بہ روم ار میرود زنگی بزنگ است
بہ سعیِ گازراں زائل نگردد — ہر آں داغیکہ در چرمِ پلنگ است
رموزِ علّم الاسما نہ فہمد — بداں علمے کہ نیرنگِ فرنگ است
پشیزے گرچہ مے ارزد بہ چیزے — بہ لعلِ ناب مراو را چہ سنگ است
پئے اغیار از یاراں بریدن — در آئینِ مروّت عار و ننگ است
سخن را گر اثر پیدا نگردد — کمانِ کج نہادِ بے خدنگ است
جزائے ہر عمل آمد مقرّر — "کلوخ انداز را پاداش سنگ است"

"چراغے را کہ ایزد بر فروزد
کسے گر تف زند ریشش بسوزد"

خاکسار مظہر از کپورتھلہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دفتر اخبار "اہلحدیث" کے ایک اشتہار کا جواب

حدیث نبویؐ کی ناواقفی کی بناء پر ایک بہتان

دفتر اہلحدیث کے انچارج صاحب شعبۂ اشاعت کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے:۔ "تمام احمدی جماعتوں اور افراد سے ایک سوال"۔ اشتہار کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام طبع اول کے صٓ۲۵۲ پر تحریر کیا۔ کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ قیامت کب آئے گی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک قیامت آجائے گی"۔

اس حدیث کے بیان کے متعلق حدیث من کذب علی متعمدًا کی بنا پر کہ جو شخص مجھ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جھوٹ لگائے۔ یعنی میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے۔ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔ مشتہر صاحب لکھتے ہیں:۔

"اگر اس مضمون کی کوئی حدیث ہے۔ تو پتہ بتائیں۔ اگر حدیث کا پتہ نہ بتا سکیں۔ تو یہ بتائیں۔ کہ مرزا صاحب اس کو حدیث کہنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک کس جزا کے مستحق ہونگے"۔ اس کے نیچے یہ نوٹ دیا ہے۔ کہ "خدا نہ کرے۔ کہ غیر مرزائی یہ "بر" دیکھ لیں۔ ورنہ مرزا صاحب کے مریدوں کی تبلیغ رک دیں گے سب سے پہلے یہ کہیں گے۔ کہ پیغمبر علیہ السلام کو اس حدیث کے مطابق دوسری صدی ہجری میں قیامت نہیں آئی۔ تو پیغمبر اسلام کا قول معاذ اللہ جھوٹ ہے۔ یا مرزا صاحب کی روایت جھوٹ ہے۔ ہم تو صاف کہدینگے۔ کہ مرزا صاحب کی روایت جھوٹ ہے۔ مرزائیو! تم کیا کہوگے۔ صحیح جواب سے اطلاع دو"۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث بھی سچی اور حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی پیش فرمودہ روایت حدیث بھی سچی۔ اور اس سچی حدیث اور سچی روایت حدیث سے عملہ دفتر اہلحدیث یا مولوی ثناء اللہ صاحب جو اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ اور حضرت اقدس کی کتابوں کے حوالے یاد رکھنے کے بھی مدعی ہیں۔ معلوم نہیں انہوں نے کیوں نہیں بتایا۔ کہ یہ روایت حدیث نبویؐ کی پیش کردہ حدیث صحیح کی بناء پر ہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری باوجود اہلحدیث کہلانے اور مدعی علم حدیث ہونے اس روایت حدیث نبوی سے ناواقف اور بیخبر تھے۔ ورنہ وہ مشتہر کو بتلا دیتے۔ کہ حدیث مذکور فلاں کتاب حدیث میں ہے۔ اور اسے اس اشتہار کی طباعت اور اشاعت سے روک دیتے۔ پس حدیث مصطفٰےؐ برجان مسلم داشتن۔ کا دعویٰ اور اس خدمت حدیث کے باوجود مشہور حدیث نبوی جو صحاح ستہ میں سے صحیح مسلم جیسی مشہور اور مستند کتاب میں پائی جاتی ہے۔ بے خبر ہونے اور پھر اس بیخبری کی بناء پر اشتہار دینا اور اس میں جھوٹے الزام اور اتہام کی بنا پر جہنمی ہونے کا وعید پیش کرکے احمدی جماعت کے افراد کے قلوب کو محض جہالت اور بدظنی سے دکھ دینا نہایت ہی افسوسناک ہے۔

آیئے ہم آپ کو اور آپ کے عملہ کو اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس حدیث نبویؐ کا پتہ بتائیں۔ جس کی روایت سیدنا حضرت اقدس مسیحنا الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازالہ اوہام کے صٓ۲۵۲ پر تحریر فرمائی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جب یہ حدیث "الفضل" کے ذریعہ شائع ہوکر مولوی ثناء اللہ صاحب تک پہنچے۔ تو وہ خود ہی اس حدیث کا علم اپنے تنگ بخل کی وجہ سے محدود نہ رکھینگے بلکہ سارے عملۂ دفتر اہلحدیث کو اس سے آگاہ کردینگے۔ بلکہ بہتر ہو۔ کہ اخلاقی جرأت دکھاتے ہوئے شائع شدہ اشتہار کی اس حدیث کو اہلحدیث کے پرچے میں شائع کرکے تغلیط اور مؤدبانہ احتیاط کا اظہار کردیں۔ حدیث کا حوالہ اور پتہ حسب ذیل ہے:۔

دیکھو صحیح مسلم کی جلد دوم صٓ۲۱۱ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی۔ قال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قبل ان یموت بشہر تسألونی عن الساعۃ وانما علمہا عند اللہ واقسم باللّٰہِ ما علی الارض من نفس منفوسۃ تاتی علیہا مائۃ سنۃ۔ اسی طرح کی جابر کی دوسری حدیث اسی صفحہ پر ملاحظہ کیجئے جو حسب ذیل ہے:۔

عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال ذالک قبل موتہ بشہر او نحو ذالک ما من نفس منفوسۃ الیوم تاتی علیہا مائۃ سنۃ وھی حیۃ۔

اب ان الفاظ حدیث کو سامنے رکھکر ازالہ اوہام والی روایت حدیث پیش کردہ کو ملاحظہ کیجئے۔ اور اپنے اشتہار اور اپنی علم حدیث سے بیخبری پر افسوس کرتے ہوئے ایسے غلط الزامات و اتہامات سے توبہ کیجئے۔ اب اسی صحیح روایت حدیث سے احمدیت کی تبلیغ کا دروازہ اور بھی وسیع نہ ہوگا؟ جب کہ غیر احمدی محققین کو علم ہوگا۔ کہ اہلحدیث کے دفتر سے ایسے جھوٹے الزامات کے اشتہار لگائے جاتے ہیں۔ جو یا غلط بیانی پر محمول ہو سکتے ہیں یا لاعلمی اور جہالت پر۔ اور حدیث من مات فقد قامت قیامتہ کے رو سے قیامت اور ساعت کا مطلب جو اشتہار کی رو سے دوسری صدی کی قیامت کے وقوع کے متعلق بصورت اعتراض پیش کیا گیا ہے۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی صادق ٹھہرے اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحبؑ بھی سچے ثابت ہوئے۔ ہاں معترض کی لاعلمی اور بیخبری سے اعتراض کی زد الٹی اسی پر پڑی۔

(ابو البرکات غلام رسول راجیکی)

ضلع لدھیانہ والوں کے لئے لمحۂ فکریہ

برسات تو پنجاب کے کئی علاقوں میں ہوئی ہے۔ مگر بعض مقامات پر یہ رحمت الٰہی زحمت بن جاتی ہے۔ لدھیانے میں جو بالخصوص تباہی و بربادی اس نے ڈھائی ہے۔ اس کے حالات اخباروں میں چھپ رہے ہیں۔ چنانچہ پرتاپ ۳۰ ستمبر میں چھپا ہے۔ کہ

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ دوراہا اور کھنہ کے بیس میل کے دائرے میں پانی جمع ہے۔ اور منڈیاں پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ اور سردار گندھرب سنگھ نے کہا۔ کہ پچاس فی صدی مکان گر چکے ہیں۔ اور فصلیں تباہ ہوگئی ہیں۔ جنگ عالمگیر سے جو اجناس کی گرانی وکمیابی اور ضروریات زندگی کی قلت کی تکلیف ہی ناقابلِ برداشت تھی۔ اس پر یہ مزید تباہی و بربادی جو لدھیانے والوں پر آئی ہے۔

اس کے لئے میں اہل لدھیانہ کو بالخصوص اسلئے متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ لدھیانہ سے جماعت احمدیہ کو ایک خاص دلچسپی اور تعلق ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ نے اسی شہر میں اپنی بیعت حسب ارشاد الٰہی شروع کی۔ پھر حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ظہور کا اعلان یہاں فرمایا۔ لدھیانے والوں نے اس موقعہ پر جو اپنے اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ وہ سخت قابل افسوس تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالباسآء والضرآء لعلھم یضرّعون۔ پس اسلامی روح کا تقاضا ہے۔ کہ اہل لوگ اس آفت میں مبتلا ہوکر خدا کے حضور تضرع اختیار کریں۔ اور قد مس اٰباءنا الضرّاء والسراء یہ دکھ سکھ تو چلے ہی آتے ہیں نہ کہیں کیونکہ اس کبروائی کا نتیجہ اچھا نہیں۔ افامنوا مکر اللہ۔ فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون۔ اکمل عفا اللہ

ایک نہایت ضروری اعلان موصی صاحبان کے نام

بعض دوست اپنی وصیت میں حصہ آمد بھجواتے ہیں۔ مگر اپنا نمبر وصیت یا ولدیت اور اصلی سکونت نہیں دیتے۔ جس کی وجہ سے نمبر تلاش کرنے میں بوجہ اس نام کے کئی احباب کے بہت دقت ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی رقم جو حصہ وصیت بھجوایا ہوتا ہے۔ درج نہیں ہوتا۔ یا دوسرے موصی صاحب کے نام درج ہو جاتا ہے۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ موصی صاحبان اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اور حصہ وصیت ادا کرتے ہوئے اپنا پورا پتہ معہ ولدیت اور نمبر وصیت لکھا کریں۔ نیز عورتوں کے نام معہ زوجیت ولدیت کے ہونے چاہئیں۔ دوست مستورات کے نام نہیں لکھتے جس کی وجہ سے ان کا حصہ آمد جائداد نام نہ ملنے سے رہ جاتا ہے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صدر آل انڈیا مسلم لیگ مسٹر جناح سے ملاقات

گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ کے جلسہ کے سلسلہ میں مجھے کوئٹہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اسوقت بحالی صحت کیلئے جناب محمد علی صاحب جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ بھی کوئٹہ میں ہیں۔ اور مسلم لیگ کے لیڈروں کی آمد ورفت کے باعث کوئٹہ میں خوب ہماہمی ہے۔ خیال آیا کہ مسٹر جناح سے بھی ملاقات کی جائے۔ چنانچہ جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ حافظ قدرت اللہ صاحب۔ عطاء الرحمن صاحب طاہر۔ مرزا محمد صادق صاحب اور خاکسار ۲۷ ستمبر کو صبح ۱۰ بجے مسٹر جناح کی فرودگاہ پر پہنچے۔ ان کے پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے انہیں اطلاع کی اور چند منٹ کے بعد صاحب موصوف ملاقات کے کمرے میں تشریف لے آئے۔ اور تقریباً ۱۵ منٹ تک مسکراہٹ اور خندہ پیشانی سے بے تکلفانہ گفتگو فرماتے رہے۔ آج کل انہیں الیکشن کے متعلق بہت زیادہ مصروفیت ہے۔ گفتگو کا زیادہ حصہ بھی انتخابات اور مسلم لیگ کی مساعی کے متعلق تھا۔ آپ نے اس بات کا نہایت خوشی سے اظہار فرمایا کہ اب عام مسلمان بھی مسلم لیگ کے نقطۂ نگاہ سے بخوبی واقف ہو رہے ہیں اور ان میں قربانی و ایثار پیدا ہو رہا ہے انتخابات کی اہمیت کے متعلق انہوں نے فرمایا۔ بیرونی ممالک اور دوسری سلطنتوں میں مسلم لیگ کی طاقت اور مسلمانوں کے مطالبہ میں قوت کا اندازہ موجودہ انتخابات کے نتیجہ سے ہی لگایا جانے والا ہے۔ اسلئے مسلمانان ہند کا فرض ہے کہ اس موقع پر کسی قسم کی غفلت یا سستی نہ کریں اور صحیح نمائندے اسمبلیوں میں بھیجیں۔

جماعت احمدیہ کے تبلیغی جماعت ہونے کا تذکرہ بھی آیا۔ اور پنجاب میں مسلم لیگ کے راستہ میں جو بعض مقامی مشکلات پیدا کی جا رہی ہیں ان کی طرف بھی جناب موصوف نے اشارہ فرمایا۔ آپ مسلم لیگ کی کامیابی کے بارے میں مطمئن ہیں۔ اور اس کا ذکر تسلی بخش لہجہ میں کرتے ہیں۔ ان کی صحت کوئٹہ کی آب وہوا میں پہلے کی نسبت بہتر ہو رہی ہے۔

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری قادیان

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا

دوستوں کو معلوم ہے کہ اب اسمبلی (صوبائی مجلس قانون ساز) اور سنٹرل اسمبلی (مرکزی مجلس قانون ساز) کے لئے انتخابی مہم شروع ہونے والی ہے۔ یہ مجالس ملک کیلئے قوانین بنانے کا نہایت ہی ذمہ داری کا فرض ادا کریں گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کے لئے جو لوگ منتخب کئے جائیں۔ وہ اس اہم کام کے لئے اہلیت رکھنے والے ہوں۔ اور پبلک کی ضروریات اور اس کی مشکلات سے بھی اچھی طرح واقف ہوں۔ اگر ایسے لوگ منتخب ہو جائیں جو اہل نہیں تو ہم مفاد عامہ کو خود اپنے ہاتھوں خطرہ میں ڈالنے والے ہوں گے۔ لہذا نمائندگان کے انتخاب میں بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے۔

چونکہ رائے دہندگان کے ناموں کی فہرست پر نظر ثانی شروع ہونے والی ہے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ جو ووٹر (رائے دہندہ) بن سکتا ہو۔ اُسے درج فہرست کرایا جائے۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ حق رائے دہندگی کو قطعاً ضائع نہ ہونے دیا جائے۔ ہر جماعت قبل از وقت اپنے رائے دہندگان کا جائزہ لے۔ اور ایک مکمل فہرست تیار کر کے مجھے بھیجدے۔ پھر اس بات کی نگرانی رکھیں کہ سرکاری فہرستوں میں یہ نام درج ہو گئے ہیں۔

علاوہ ازیں دوست خود کسی اُمیدوار سے اپنے طور پر وعدہ نہ کریں۔ یہ ایک قومی امانت ہے جس کا باہمی مشورہ کے ساتھ برمحل استعمال کرنا ضروری ہے

(ناظر امور عامہ)

جماعت احمدیہ مونگ ضلع گجرات کا جلسہ

جماعت احمدیہ مونگ ضلع گجرات کا تبلیغی جلسہ ۵-۶-۷- اکتوبر ۱۹۴۵ء کو ہو رہا ہے۔ اردگرد کی جماعتوں کے احباب کثرت سے جلسے میں شامل ہوں۔ مرکز سے بعض مبلغین بھجوائے جا رہے ہیں (ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

مولوی ابو الفضل محمود صاحب کو چندہ لینے کی اجازت

مولوی ابو الفضل محمود صاحب کو احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کے لئے چندہ دیئے جانے کے بارہ میں بذریعہ اعلان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۲ء جو ممانعت کی گئی تھی۔ اب چونکہ مولوی صاحب مذکور نے آئندہ کے لئے آمد وخرچ کا باقاعدہ ریکارڈ رکھنے اور دفتر بیت المال میں ماہواری حساب بھیجتے رہنے کا اقرار کیا ہے۔ اس لئے سابقہ اعلان (محولہ بالا) کو منسوخ کیا جاتا ہے۔ اور احباب جماعت کو بذریعہ اعلان ہذا آگاہ کیا جاتا ہے کہ اب مولوی ابو الفضل محمود صاحب کو احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کے لئے احباب جماعت سے باخذ رسید چندہ وصول کرنے کی اجازت دیگئی ہے۔ ناظر بیت المال

پیغام احمدیت

ہم نے تمام دنیا میں پیغام احمدیت پہنچانا ہے۔ اور یہ اہم ترین فریضہ دو ہی طریق سے سرانجام پا سکتا ہے اوّل مبلغین سے دوم لٹریچر سے۔

دانشمندی یہی ہے کہ جب تک اس عظیم الشان مقصد کے لئے مبلغین کی پوری تعداد نہیں ہوتی ہم دوسرے حربہ کو استعمال کریں یعنی تبلیغی لٹریچر کثرت سے دنیا میں پھیلا دیں۔ لیکن یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ احباب جماعت باقاعدگی اور توجہ سے صیغہ نشر واشاعت جو کہ تبلیغی لٹریچر کی اشاعت کی غرض سے قائم ہے کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کریں۔ تاکہ یہ صیغہ پیغام احمدیت ہر شخص کے پاس پہنچا دے

اُمید ہے کہ احباب جماعت باقاعدگی اور توجہ سے چندہ نشر واشاعت ارسال کرتے رہیں گے

ناظر دعوت وتبلیغ

۱۰ اکتوبر تک اخبار

سالانہ اجتماع اسی طریق پر زیادہ سے زیادہ مفید بنایا جا سکتا ہے۔ کہ جن امور کے ضمن میں الحقہ مجالس کا تعاون ضروری ہے۔ مجالس ممکن تعاون فرمائیں۔ جن اطلاعات کا وقت مقررہ کے اندر آنا ضروری ہے

مجالس بہرحال ایسی اطلاعات وقت کی پابندی کے ساتھ بھجوا دیں۔ دس اکتوبر تک ذیل کی اطلاعات کا آنا ضروری ہے

اخلاقی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی مکمل فہرست۔ علمی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی مکمل فہرست۔ ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی مکمل فہرست۔

خاکسار:۔ ملک عطاء الرحمن منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

ضروری اعلان

امسال بفضل تعالیٰ آئندہ امتحان ایف اے (اپریل ۱۹۴۶ء) کیلئے قادیان کو سنٹر (CENTRE) بنوانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لہذا جو احمدی اُمیدواران ایف اے کا امتحان پرائیویٹ طور پر دینا چاہتے ہوں خواہ پورا ہو یا صرف انگریزی کا۔ وہ اپنے نام اور پتے سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ تعداد کا صحیح اندازہ کیا جا سکے۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان۔

ضرورت مبلغ

سنتھال قوم میں تبلیغ کے لئے نظارت کو ایک ایسے مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو اس قوم کی زبان میں یا بنگالی زبان میں اچھی طرح تبلیغ کے فرائض ادا کر سکے۔ درخواست امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہیئے۔ تنخواہ کا فیصلہ خط وکتابت سے کیا جائے۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

پہرہ داروں کی ضرورت

مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حفاظت کے لئے پانچ پہرہ داروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ -/-/۱۴ روپے اور جنگ الاؤنس -/۸/۸ روپے ماہوار فوجی آدمیوں کو ترجیح دی جائے گی۔ ضرورت مند جلد درخواستیں بھیجدیں

محمد سرور شاہ سکرٹری

مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان

115

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیّت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دیں۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۸۹۱۲ منکہ محمد ابراہیم ولد میاں جلال الدین صاحب قوم ڈوگر پیشہ زمینداری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن نانوں ڈوگر ڈاکخانہ جھنگ چگراں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس صرف اس وقت سات کنال زمین ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۴/۹ میری سب اولاد احمدی ہے۔ العبد محمد ابراہیم موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ افضال احمد قریشی جنرل محصل بیت المال۔ گواہ شد:۔ سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی چوہدری غلام حیدر ظفر صاحب گھٹیالیاں بیمار ہیں۔ اور داخل ہسپتال ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے دعا فرمائیں

خاکسار:۔ فیض احمد گھٹیالیاں

نسوانی گولیاں

عورتوں کی جملہ مخصوص تکالیف زیادتی۔ کمی۔ کمر درد۔ کمی خون اور عام کمزوری کے لئے اور بے قاعدگی کی دردوں میں اکسیر ہے۔

مکمل کورس -/8/3

حمیدیہ فارمیسی قادیان

ترجمۃ القرآن بطرز جدید کے متعلق

ایک صاحب الرائے بزرگ فرماتے ہیں:۔

"اگر اب بھی کوئی خواندہ بچہ۔ بوڑھا قرآن کریم کا ترجمہ نہ پڑھ سکے تو اس کی **قسمت**"

"اخی فی اللہ جناب مولوی عبدالرحمٰن مبشر صاحب نے ایک نہایت ہی مبارک کوشش فرمائی ہے۔ یعنی قرآن کریم کا ایک ایک لفظ کا تحت اللفظ ترجمہ اور ساتھ ہی نیچے بامحاورہ اردو ترجمہ جس میں بھی الفاظ اور ترجمہ کا بہت خیال رکھا گیا ہے۔ چنانچہ اس قسم کا ایک سیپارہ وہ شائع بھی کر چکے ہیں جس کو دیکھ کر ان کے لئے بے اختیار تحسین اور مرحبا کی دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بابرکت کام کو بخیر و خوبی سرانجام دینے کی انکو توفیق دے۔ آمین ثم آمین اور پڑھنے والوں کو بھی برکت عطا فرمائے۔

یہ ترجمہ اس قدر آسان اس قدر سہل طریق میں کیا گیا ہے کہ اگر اب بھی کوئی خواندہ بچہ۔ بوڑھا قرآن کریم کا ترجمہ نہ پڑھ سکے تو اس کی قسمت"

خاکسار:۔ مرزا احمد بیگ

ٹیکس آفیسر ریٹائرڈ قادیان

ہدیہ جلد اول پارہ الٓمٓ تقطیع ۲۰×۲۶/۸ کتابت بطرز تیسیرنا القرآن طباعت عمدہ کاغذ سفید ۹/۲ ایک روپیہ غیر مجلد محصول ڈاک برائے رجسٹرڈ پیکیٹ ۶/

نئی کتب تفسیر کبیر جلد ششم حصہ چہارم سات روپیہ علاوہ محصولڈاک ۔ ضرورت مذہب ۳/ ہستی باری تعالیٰ ۲/ منظوم دعائیں ۲/ ہر قسم کے قرآن مجید و کتب تواریخ سلسلہ عالیہ احمدیہ ملنے کا پتہ:۔

مکتبہ بشارات رحمانیہ ریلوے روڈ قادیان

طبیہ عجائب گھر کے قدردان احباب کیلئے ضروری اطلاع

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ میں ایک لمبے عرصہ سے بلڈ پریشر کے پریشان کن عارضہ میں مبتلا تھا اور اس وجہ سے احباب کی خدمت سے قاصر رہا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے عارضہ میں بہت حد تک کمی ہو چکی ہے۔ جو کچھ شکایت باقی ہے۔ وہ بھی احباب کی دعاؤں سے بفضل الٰہی جلد دور ہونے کی امید ہے

حکیم عبدالعزیز خان حکیم حاذق

مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

اعلان عام

مکانوں اور کوٹھیوں کی نئی تعمیر کے لئے
پرانی عمارتوں میں تغیر و تبدل کے لئے
ڈیزائن نقشے اور اسٹیمیٹ بنوانے کے لئے
عمدہ اور ارزاں سامان عمارتی کے لئے
اعلیٰ درجہ کے پائیدار سامان بجلی کے لئے
بجلی کے پنکھے موٹریں اور دیگر مرمتوں کے لئے
موبل آئل گریس۔ راب وغیرہ خریدنے کیلئے
چھوٹے چھوٹے ہوادار مکان بنوانے کیلئے
جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
اور
سیمنٹ حاصل کرنے کے لئے
آپ ہمیشہ

قادیان کی پرانی ایجنسی جنرل سروس کمپنی

قادیان کی خدمات حاصل کریں (منیجر)

قطعات زمین قابل فروخت

باجازت امور عامہ

آٹھ قطعات زمین قابل فروخت ہیں۔ رقبہ دس دس مرلہ سے کچھ زیادہ ہے۔ ان میں سے چھ قطعات کو دو طرف راستے ہیں۔ آبادی کے درمیان ریلوے سٹیشن قادیان سے قریباً پانچ منٹ کا راستہ ہے۔ سالم رقبہ اکٹھا بھی فروخت ہو سکتا ہے۔ قیمت بلحاظ پیمائش ایک سو روپیہ فی مرلہ ہے

شیخ عطاء اللہ پلیڈر

دارالفضل قادیان

حَبِّ جُنْد

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹریا۔ مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ آنہ ۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت رشتہ

باجازت امور عامہ

ایک ڈاکٹر ایل۔ ایس۔ ایم ایف۔ برسرکار نوجوان بعمر تئیس سال کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی نوجوان تعلیم یافتہ ہونی چاہیئے (نوٹ) پہلی بیوی موجود ہے۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ حملہ خط و کتابت م۔ ع معرفت منیجر اخبار الفضل کی جائے۔

چڑھتی ہوئی قیمتوں کو روکئے

بیجا خرچ نہ کیجئے

آئندہ کیلئے اِس وقت بچایئے

اِس وقت روپیہ لگانیکی بہترین مدیں:۔ بیمہ پالسی، انجمن امداد باہمی، بینک و ڈاکخانے کا بچت کھاتا اور سب سے بہتر نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس اور سرکاری قرضے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ اطلاعات کی طرف سے

AAA 280

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی کا پیام صدر ٹرومین کو مل گیا ہے۔ کہ برطانوی افواج کی بہت بڑی تعداد فلسطین روانہ کر دی گئی ہے۔ ایک نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ ناجائز پناہ گیر یہودیوں کے جہاز ساحل فلسطین پر روک لئے گئے ہیں۔

پشاور ۴ر اکتوبر۔ سرحد کے افغان جرگہ نے مسلم لیگ میں شامل ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اس سے پہلے افغان جرگہ کے اراکین سرخ پوشوں کے فعال کارکن تھے۔

دہلی ۴ر اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۴ر اکتوبر کو کراچی میں ہوگا۔

تل ابیب ۴ر اکتوبر۔ یہودیوں کی جنرل فیڈریشن آف لیبر کی غیر معمولی کانگرس کے اجلاس نے جس میں ایک عدد ڈیلیگیٹوں نے شرکت کی۔ ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس کا رویہ کافی درشت تھا۔ اس ریزولیوشن میں یہ دھمکی بھی دی گئی۔ کہ یہودی ناجائز طور پر فلسطین میں داخل ہو جائینگے۔

میانوالی ۴ر اکتوبر۔ تھل پروجیکٹ کے سلسلہ میں نہر مظفر برانچ کا کام سرعت سے پایۂ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ اس نہر سے تحصیل خوشاب کا ہزاروں ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا۔

لکھنؤ ۴ر اکتوبر۔ بیگم اعزاز رسول ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ یو۔ پی لیجسلیٹو کونسل کے زیر صدارت انجمن تحفظ اردو کا ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ اردو ہندوستان کی قومی زبان ہے۔ اور ہندوستان کے مختلف فرقوں کی لسانی اور مدنی وحدت کی مظہر ہے۔

کینبرا ۴ر اکتوبر۔ جاپان کے جنگی مجرموں کو مقدمات کی سماعت کے لئے آسٹریلیا میں لیجایا جائے گا۔ جہاں آسٹریلین گورنمنٹ مقدمات کی سماعت کے لئے خاص عدالتیں مقرر کرے گی۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ "سکائی ماسٹر" ہوائی جہاز جو زمین کے گرد سفر کے آخری مراحل میں ہے۔ گام سے روانہ ہو گیا ہے۔ اب یہ جہاز جزائر مارشل میں کوَرج لین میں ٹھیرے گا۔ گام اور کورج میں فاصلہ اٹھارہ سو میل ہے۔

ٹوکیو ۴ر اکتوبر۔ اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل میکارتھر لیگ ہیڈ کوارٹرز سے حکومت جاپان کو کوریا کو سخت تنبیہہ کی گئی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ حکومت جاپان کوریا میں انتظامی اختیارات استعمال نہ کرے۔ اب کوریا میں اتحادیوں کی فوجی حکومت ہے۔ نہ جاپان کی۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ برطانوی پارلیمنٹ کے ضمنی انتخاب میں لیبر پارٹی کا امیدوار مسٹر گورڈن واکر کنزرویٹو پارٹی کے امیدوار کے مقابلے میں دس ہزار ووٹ کی اکثریت سے کامیاب ہو گئے ہیں۔

کراچی ۴ر اکتوبر۔ حاجیوں کا تیسرا جہاز کراچی سے حجاز روانہ ہو گیا ہے۔ اس جہاز میں سولہ سو حاجی ہیں۔

لاہور ۴ر اکتوبر۔ ۱۹۴۷ء میں ایم۔ اے جغرافیہ کے امتحان میں نصاب تعلیم اور پڑھائی کے کورس میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے امیدواران تبدیلی کی نقل صاحب رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ مسٹر ایمری سابق وزیر ہند نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ شاہی ترجیحات برطانیہ کا پیدائشی حق ہے۔ ہم ان کو کسی قیمت پر فروخت نہیں کر سکتے۔ سلطنت برطانیہ کی وحدت اور امریکہ کے ساتھ ہمارے تعلقات کی خوشگواری کے لئے ہمیں یہ بات واضح کر دینی چاہیئے۔ کہ ہم کسی بیرونی طاقت کے ساتھ شاہی ترجیحات کے سوال پر بات چیت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ برطانیہ کی اٹامک ریسرچ کارپوریشن کو عنقریب ایک مستقل محکمہ میں منتقل کر دیا جائیگا۔ یہ محکمہ ہزاروں سائنسدانوں اور ٹیکنیشنوں کی خدمات سے فائدہ اٹھا کر اٹامک فزکس کی ریسرچ کریگا۔ اور اس ریسرچ کو تعمیری کاموں کے لئے استعمال کرے گا۔ سر جارج تھامسن اس کے سائنٹیفک ڈائرکٹر ہوں گے۔

بمبئی ۴ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سر آغا خاں کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب ۲۷ر مارچ ۱۹۴۷ء پر انہیں ہیروں سے تولا جائیگا۔

نئی دہلی ۴ر اکتوبر۔ نیشنل ڈیفنس کونسل ٹوٹنے والی ہے۔ کونسل کا موجودہ اجلاس آخری ہوگا۔ گورنمنٹ ہند کا خیال ہے۔ اب جبکہ جنگ ختم ہو چکی ہے۔ کونسل کو قائم رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ کونسل جنگی سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لئے بنائی گئی تھی۔

پٹنہ ۴ر اکتوبر۔ مولوی حسین احمد مدنی صدر جمعیت العلماء ہند یہاں پہنچے۔ ان کا سیاہ جھنڈیوں اور "واپس چلے جاؤ" کے نعروں سے استقبال کیا گیا۔ ان کے لئے کسی پبلک جلسہ کا انتظام نہ ہو سکا۔

واشنگٹن ۴ر اکتوبر۔ باخبر سیاسی حلقے اس امر کے امکان پر بحث کر رہے ہیں۔ کہ اب جبکہ وزرائے خارجہ کی کونسل ناکام ہو چکی ہے۔ تین بڑوں کی کانفرنس کا انعقاد ضروری ہو گیا ہے۔ تاکہ دنیا پھر سے دو معاند گروپوں میں تقسیم نہ ہو جائے۔

بمبئی ۴ر اکتوبر۔ مسٹر حسین بھائی لالجی جو بمبئی کے ایک ممتاز اور سرکردہ کاروباری ہیں۔ بمبئی کے مسلم شہری حلقہ سے مسٹر جناح کے مقابلے میں کھڑے ہو رہے ہیں۔ واضح رہے۔ کہ کئی سال سے مسٹر جناح اس حلقے سے بلا مقابلہ منتخب ہوتے چلے آئے ہیں۔

کوئٹہ ۴ر اکتوبر۔ مسٹر محمد علی جناح نے وزیر اعظم برطانیہ اور صدر ٹرومین کے نام تار ارسال کئے ہیں۔ کہ فلسطین میں مزید یہودیوں کی مہاجرت کی تجویز برطانیہ کے وائٹ پیپر کے صریحاً منافی ہے۔ اور اس معاہدہ کے بھی منافی ہے۔ جو اس سلسلے میں مسلمانانِ ہند سے کیا گیا۔

واشنگٹن ۴ر اکتوبر۔ امریکی اخباروں میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ وزراء کی کانفرنس میں شدید مکروہ الفاظ کا مبادلہ عمل میں آیا۔ اور انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا۔ ایک جلسے میں مسٹر بیون نے موسیو مولوٹوف کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ آپ کا رویہ ہٹلر سے کم نہیں۔ اسی وقت موسیو مولوٹوف اپنی کرسی سے اٹھے۔ اور دروازے کی طرف لپکے۔ اور کہا۔ کہ اگر مسٹر بیون نے اپنے الفاظ واپس نہ لئے تو میں کانفرنس سے واک آؤٹ کر جاؤں گا مسٹر بیون نے الفاظ واپس لے لئے۔ تو پھر بات چیت شروع ہوئی۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ وزرائے خارجہ اپنے اپنے ملکوں کو روانہ ہو چکے ہیں۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون کے سوا سب نے کونسل کی رپورٹ پر رائے زنی کی ہے۔ مسٹر بیون آئندہ منگل کو ہوس آف کامنز میں ایک تفصیلی رپورٹ پیش کرینگے۔

ٹوکیو ۴ر اکتوبر۔ اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل میکارتھر نے جاپان میں اقتصادی کنٹرول اور زیادہ سخت کر دیا ہے۔ اس نے حکم دیا ہے۔ کہ کوئی تجارتی و مالی تار یا چٹھی میری اجازت کے بغیر باہر نہ بھیجی جائے۔

سنگاپور ۴ر اکتوبر۔ جزائر انڈیمان پر قبضہ کرنے والی برطانوی فوجیں ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنا کام مکمل کر لینگی۔

رنگون ۴ر اکتوبر۔ برما خالی کرنے سے پہلے جن لوگوں نے ڈاکخانہ کے سیونگ بنک میں روپیہ جمع کرایا تھا۔ یا سیونگ سرٹیفکیٹ خرید کئے تھے۔ ان کی درخواستوں پر غور کرنے کے لئے ایک فوجی ایڈمنسٹریشن مقرر کر دیا گیا ہے۔

سنگاپور ۴ر اکتوبر۔ سیام میں چینیوں اور انامیوں میں جو جھگڑا اٹھا۔ اب اس کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور حالات سدھر گئے ہیں۔ کل بنکاک کے ایک اخبار نے لکھا۔ کہ چینی گورنمنٹ سیام میں چینی سفارت خانہ قائم کرے گی۔ چینی گورنمنٹ تعلقات کو بڑھانے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

بٹاویہ ۴ر اکتوبر۔ یہاں ہندوستانی دستے پہنچ گئے ہیں۔ اور ابھی مزید فوجیں پہنچ رہی ہیں۔

ہونائی ۴ر اکتوبر۔ خبر آئی ہے۔ کہ انام اور کونڈنگ میں حالت خراب ہو رہی ہے۔ خوراک کی سخت قلت ہے۔ اپریل اور جون کے درمیان چار لاکھ اشخاص لقمۂ اجل بن گئے۔ اب آٹھ لاکھ ٹن چاول کینٹنگ سے منگائے گئے ہیں۔ تمام رستے مسدود ہیں۔ سیگاؤں ریلوے جو ۲۴ جگہ سے کٹ گئی ہے۔ اور تین پل گر گئے ہیں۔

سیگاؤں ۴ر اکتوبر۔ ہند چینی میں انامی اور فرانسیسی لیڈروں کے درمیان تمام امن کی تجاویز کے لئے سوموار کو دوسری میٹنگ ہوگی۔ اس منگل کو یہاں لڑائی بند کر دینے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس وقت سے امن ہے۔ البتہ کبھی کبھی اکا دکا گولی چل جاتی ہے۔

ٹوکیو ۴ر اکتوبر۔ اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل میکارتھر نے حکومت جاپان کو حکم دیا ہے۔ کہ سارے سیاسی قیدی رہا کر دیئے جائیں۔ خفیہ پولیس کو